آدابِ سالک

مُصنّفہ

سلطان الاولیاء برہان الاصفیاء حضرت خواجہ مفتی شاہ محمد رحیم بخش صاحب المقلب بشاہ محمد مسعود صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
(مجددشم)

ضمیمہ ملحقہ

مُصنّفہ

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ شاہ محمد رکن الدین صاحب الوری نقشبندی قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

صحیفۂ بخشش

مصنّفہ

مفتی شاہ محمد محمود شاہ الوری نقشبندی مجددی قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مقدمہ

فخرِ اہل سنت نازشِ ملت حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر
محمد زبیر صاحب الازہری نقشبندی مجددی قادری، چشتی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا

آدابِ سالک

از تصنیف لطیف سلطان الاولیاء برہان الاصفیاء رئیس المحققین امام الکاملین عُمدہ

اعلیحضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد رحیم بخش صاحب الملقب بہ محمد مسعود شاہ صاحب دہلوی نور اللہ مرقدہٗ

تتمہ ملحقہ

از تصنیف منیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ

حاجی شاہ محمد رکن الدین صاحب نقشبندی مجددی مسعودی الوری رحمۃ اللہ علیہ

صحیفہ بخشش

(مصنفہ)

قطب وقت فقیہہ یگانہ حضرت مخدومنا و مقتدانا و مرشدنا

الحاج مفتی خواجہ شاہ محمد محمود شاہ الوری صاحب

(نقشبندی مجددی قادری چشتی)

مقدمہ

فخر اہل سنت نازش ملت حضرت علامہ الحاج مفتی ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر

محمد زبیر صاحب (الازہری) نقشبندی مجددی قادری چشتی

قیام: آزاد میدان - ہیرآباد، نزد جامع مسجد (حیدرآباد سندھ)

ناشر: احقر العباد محمد رفیق الاسلام عفی عنہ (نقشبندی مجددی مسعودی)

نام کتاب : **آدابِ سالک**

مصنف : اعلیٰ حضرت فقیہ الہند حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد رحیم بخش
الملقب خواجہ شاہ محمد مسعود محدث دہلوی نور اللہ مرقدہٗ

ضمیمہ ملحقہ : قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا مرشدنا خواجہ حاجی شاہ
محمد رکن الدین الوری رحمۃ اللہ علیہ (نقشبندی مجددی مسعودی)

صحیفۂ بخشش : قطب وقت فقیہ یگانہ حضرت مخدومنا و مرشدنا
الحاج مفتی خواجہ شاہ محمد محمود شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ
(نقشبندی مجددی قادری چشتی)

ناشر : محمد رفیق الاسلام (نقشبندی، مجددی محمودی)

صفحات : ٥٦

تعداد : ایک ہزار

طبع : بار دوم (٢) سنہ ١٤١٨ھ نومبر سنہ ١٩٩٧ء

ہدیہ :

ملنے کے پتے

نمبر ١ : آستانہ عالیہ رکنویہ محمودیہ حضرت علامہ الحاج مفتی ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر
محمد زبیر صاحب الازہری (نقشبندی مجددی قادری چشتی)
دارالعلوم رکن الاسلام جامعہ مجددیہ، جامع مسجد آزاد میدان ہیرآباد۔
حیدرآباد سندھ (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

نمبر ٢ ، جناب قبلہ حکیم مشتاق احمد صاحب حیدری ، حیدری دواخانہ
اسپتال روڈ کراچی نزد سول ہسپتال

نمبر ٣ ، ٧/اسی بلاک نمبر ٢ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی (حضرت علامہ پروفیسر
ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کراچی

نمبر ٤ ، محمد رفیق الاسلام (نقشبندی مجددی محمودی) دار مکان نمبر ١٣ بی عقب برائٹ
گرامر انگلش اسکول وحید آباد گلبہار کراچی نمبر ١٨ ناظم آباد نمبر ٢ ٧٤٦٠٠

مقدمہ

قرآنِ پاک میں ارشادِ ربُّ العزت ہے وَمَن یُعَظِّم شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِن تَقْوَی الْقُلُوبِ ط کہ جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔ اِدھر دوسرے مقام پہ قرآنِ مجید نے فرمایا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِن شَعَائِرِ اللّٰہِ، کہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ ایک اور مقام پہ فرمایا وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰھَا لَکُم مِّن شَعَائِرِ اللّٰہِ، کہ قربانی کے جانور اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اِن آیاتِ مبارکہ کو پڑھنے کے بعد یہ چیز بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حبیب اللہ کے ولیوں کے قدموں سے لگنے والی پہاڑیاں اور قربانی کے جانوروں تک تمام شعائر اللہ یعنی اللہ کی نشانیاں بن گئے ہیں اور ان کی تعظیم عین عبادت ہے بلکہ قرآنِ پاک کی رُو سے تقویٰ اور پرہیزگاری کی علامت قرار پائے ہیں تو پھر انبیاء اللہ اور اولیاء کے مزارات، اُن کے تبرکات، اُن کے آثار اور پھر خود ان کی ذاتیں کیوں نہ شعائر اللہ ہوں گی۔ یقیناً یہ سب چیزیں شعائر اللہ یعنی اللہ کی نشانیاں ہیں اور اُن کی تعظیم اُن کا ادب و احترام بجا لانا یہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا موجب بھی ہے اور ثمر بھی ہے اور اللہ کی محبوبیت، قرب اور اسکی رضا کا ذریعہ ہے۔ اسی لئے صوفیائے کرام سب سے زیادہ اولیائے کرام بالخصوص اپنے مرشدِ کامل کے ادب پہ زور دیتے ہیں کہ طریقت و حقیقت کی اعلیٰ منزلوں پہ پہنچنے کا یہی زینہ ہے۔ ہمارے مرشدِ اعلیٰ سلطان الاولیاء برہان الاصفیاء حضرت خواجہ شاہ مفتی محمد مسعود احمد دہلوی رحمت اللہ علیہ نے اس موضوع پہ "آدابِ سالک" کے

نام سے ایک جامع رسالہ تحریر فرمایا جس میں اس راہ کے مختلف آداب کو ایک جگہ پر بیان فرما دیا اور سالک کو اس کی روحانی ترقی کے لئے ایک بیش قیمت خزانہ عطا فرما دیا۔

اس پر ہمارے مرشدِ اعلیٰ قدوۃ السّالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ شاہ محمّد رکن الدّین رحمۃ اللہ علیہ نے ضمیمہ ملحقہ کے نام سے چند صفحات کا اضافہ فرمایا جس میں تصوّف کی بعض اہم مصطلحاتِ طریقت اور سلوک کے بعض اہم اسباق ولایت اور معرفت کے بعض اہم مقامات اور مدارج اور اس راہ کی سالکوں کے لئے چند ضروری ہدایات تحریر فرمائیں۔ اور راہرانِ طریقت کے لئے حصولِ منزل کو بڑا آسان کر دیا۔ ایک عرصہ قبل یہ رسالہ شائع ہوا تھا لیکن اب شدّت سے اس کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ امّت کے نفع کے لئے اس رسالے کو مع ضمیمہ کے پھر شائع کیا جائے تو الحمدُ للہ اس آستانہ رکنیہ محمودیہ کے مخلصِ خاص مولانا محمد رفیق الاسلام صاحب نے اس کی طباعت کا پروگرام بنایا اور ساتھ ہی اس کی افادیت میں اضافہ کرنے کے لئے ہمارے مرشدِ کریم قطبِ زمانہ فقیہہِ یگانہ حضرت خواجہ شاہ مفتی محمد محمود صاحب الوری رحمۃ اللہ علیہ کا مخصوص رسالہ "صحیفۂ بخشش" کو بھی اس میں شاملِ اشاعت کر لیا جس سے اس کی افادیّت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔ کیونکہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس مختصر سے رسالے میں مرشد کی ضرورت، اس کی اہمیّت، اس کی شرائط اور اس کی تعظیم و تکریم کے علاوہ اِس سلسلۂ طریقت میں اَوراد و وظائف و ہدایات کو اس میں تحریر فرما کر سالکین کے لئے بہترین "لائحہ عمل" عطا فرما دیا ہے جس پر عمل پیرا ہو کے انسان دارین میں فوز و فلاح سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔

آخر میں سلاسلِ طریقت یعنی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ قادریہ چشتیہ کے شجرے

طریقت کو بھی نقل کر دیا گیا ہے۔

الغرض یہ مجموعہ معرفت و حقیقت کے حسین پھولوں کا ایک ایسا گلدستہ بن گیا ہے جس کی خوشبوؤں سے اس کے پڑھنے والے کے قلب و روح معطر و مسرور ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ اس اشاعت کرنے والوں کو اور اس کو پڑھنے اور پڑھ کر عمل کرنے والوں کو دارین کی برکتیں اور رحمتیں عطا فرمائے اور ہمیں ان جواہر پاروں کو پڑھنے اور اس پر عمل کر کے دونوں جہان میں سرخرو ہونے کی توفیق عطا فرمائے

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین ط

عاصی و سیہ کار مغفرتِ رب کا امیدوار

صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

خادم:

آستانۂ عالیہ رکنویہ محمودیہ

آزاد میدان (ہیر آباد) حیدرآباد سندھ

التماس

الطریق کلہ ادب کی حقیقت نے عصرِ حاضر کے انقلابی حالات میں جس قدر اہمیت حاصل کی ہے، محتاجِ بیان نہیں۔

"ادب" کو قرنِ سعادت سے ابتک حقیقی اسلامی رُوحانی زندگی میں اساس کا درجہ حاصل رہا ہے۔ کتب سیر و احادیث شاہد ہیں کہ از اوّل تا آخر جن بزرگوں کو جو کچھ ملا وہ ادب کی بدولت حاصل ہوا۔ آج بھی طالبانِ حق و "سالکانِ راہ" کے لئے ادب کو وہی بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

حقیقی باطنی ترقی و استقامت کے لئے اس بحرِ ظلمات میں ادب ایک محفوظ سفینہ ہے اور دولت سینہ بہ سینہ حاصل کرنے کے لئے بڑا مضبوط و مقبول زینہ۔

غرضیکہ بندہ بننے اور مقصدِ زندگی حاصل کرنے اور عروس و کامرانی سے ہمکنار ہونے کے لئے زیورِ ادب سے آراستہ ہونا بدیہی اور لازمی امر ہے۔

بحالاتِ موجودہ اسبابِ غفلت کی فراوانی ہمتیں متاثر کر رہی ہے۔ ذوق مکدّر ہو رہا ہے شیخِ وقت کی صحبتِ شریفہ جو سراسر کیمیا ہے کما حقہٗ حاصل ہونا دشوار تر ہو رہا ہے۔

معنوی صحبت اور استفادہ آدابِ طریقت سجا لانے پر منحصر ہے۔ آداب سے اوّلاً واقفیت ضروری ہے۔ اس کے بعد عمل پیرا ہونے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

ہمارا سرمایۂ ادب بظاہر مختصر مگر با معانی نظر کوزہ میں سمندر ہے۔ یعنی رسالہ شریف المسمیٰ بہ آدابِ سالک مصنفہ قطبِ فلکِ العرفان مرشد الانس والجان افضل الکملاء تاج الاولیاء حضرت خواجہ محمد مسعود صاحب دہلوی روّح اللہ روحہٗ معہ ضمیمہ عظیمہ مرقومہ قدوۂ اصحابِ تحقیق زبدۂ اربابِ تدقیق اعلیٰ حضرت مولانا ومرشدنا حاجی شاہ محمد رکن الدین صاحب الوری نور اللہ مضجعہٗ۔ چونکہ قریب قریب نایاب ہوگیا ہے اس لئے خود اس احقر اور احباب کی ضروریات محرک اور داعی ہوئیں کہ مسند آرائے انجمن ہدایت زینت افزائے مسند مشیخت مقبول بارگاہِ ربِّ ودود حضرت مولانا ومقتدانا الحاج مفتی شاہ محمد محمود صاحب دام اللہ فیوضہم وبرکاتہم جانشین اعلیٰحضرت الوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سراپا برکت میں بارِ دگر طبع کرائے جانے کی درخواست پیش کردیں۔ چنانچہ الحمد للہ کہ حضرت ممدوح الشان نے ازراہ ذرّہ نوازی اجازت طبع مرحمت فرمائی :

اکثر برادرانِ طریقت کی فرمائش کے مطابق شجرۂ شریفہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بھی درج کیا جانا ضروری ہوا تو حسبِ مشورہ طریقت مآب مکرّم ومعظّم جناب منشی اخلاق احمد صاحب وہ شجرۂ شریفہ شاملِ طبع کیا جانا مناسب معلوم ہوا۔ جس کو حضرت مولینا سید ارشاد علی صاحب الوری مرحوم نے منظوم فرمایا۔ جو ہمارے اعلیٰ حضرت الوری رحمۃ اللہ علیہ کے مجاز تھے۔

خاکپائے بزرگان

احقر العباد حکیم قاضی مشتاق احمد غفر اللہ لہٗ

آدابِ سالک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدُ لِلّٰہِ الَّذی خَلَقَ الاِنسَانَ مِن طِینٍ وَجَعلَہ مِن اَشرَفِ المَخلُوقِین
وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ رَسُولِہ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّین وَعَلیٰ اٰلِہ وَاَصحَابِہ اَجمَعِین

اما بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر حقیر محمد مسعود نے یہ چند آداب اور نصائح جو کہ سالکانِ طریقت و حقیقت کو بکار آمد ہیں بسبب خواہش بعض یاران اپنے کے دو فصلوں میں تحریر کیں۔ فصلِ اوّل میں وہ طریقہ جو کہ سالک کو ابتدا میں بکار آمد ہیں اور فصل دوسری میں وہ آداب جو کہ مُرید کو بہ نسبت پیر برتنے چاہئیں۔ واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین۔ فصلِ اوّل طریقہ اوّل سالک جب یادِ خدا میں مشغول ہوا چاہیے تو پہلے اس کو لازم ہے کہ خلقت کی صحبت سے بھاگے اور تعلقاتِ دُنیاوی سے دُور رہے اور صدق دل اور اخلاص نیت سے متوجہ ہو کر یادِ الٰہی میں مصروف ہو کہ الاعمال بالنیات حدیثِ نبوی ہے۔ طریقہ دُوم وقت پرہیز کرتے مخلوقات کے یہ جانے کہ میں اپنے سر کو اُن سے چھُپاتا ہوں یہ اپنے دل میں گمان نہ کرے کہ اُن سے بہتر ہوں۔ طریقہ سُوم سالک کو لازم ہے کہ وقتِ سلوک طالبِ عرفان اور قربِ باری تعالیٰ کا رہے یہ خیال نہ کرے کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ مرتبہ غوث یا قطب کا عطا کرے یا تمام مخلوقات میری معتقد ہو۔ طریقہ چہارم نامرادی کو بہ نسبت مرادی کے دوست رکھے اور عاجزی اور خواری کو اپنا لباس جانے اور غرور اور تکبر اور خودی سے

دُور رہے اور ذلیل جاننے مخلوقات کے سے غمگین نہو بلکہ خوش ہو۔
اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا۔ حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ طریقۂ پنجم
اگر کچھ تھوڑا سا بھی ذخیرۂ دنیا میسر ہو تو فقیروں اور مسکینوں کو دلیوے اور
احسان اپنے پر لیوے۔ طریقۂ ششم۔ کوئی امر مثل اچھے کھانے یا پینے یا
سونے یا تماشا دیکھنے یا کھیلنے ٹھٹھے وغیرہ کے عمل میں نہ لاوے۔ سکوت کو اختیار
کرے اور ظاہر میں شرع کی حد پر قائم رہے اور عبادت کو ترک نہ کرے کہ
عبادت کرنے سے قوت پیدا ہوتی ہے۔ طریقۂ ھفتم۔ کسی وقت اپنی خوش
گزرانی سے خوش اور تنگی سے دل تنگ نہو اور اپنے تئیں ہمیشہ اور ہر لحظہ بھرا
ہوا طلب کار رکھے۔ طریقۂ ھشتم۔ معتقدین اہل طریقت کو حقارت کی نگاہ سے
نہ دیکھے چنانچہ حدیث شریف اُذْکُرُوْا الْاَمْوَاتَ بِحُسْنِ الظَّنِّ وارد ہے۔
طریقۂ نہم۔ سُننے راگ اور باجے اور گانے سے بچتا رہے اور فقط دل کو
کلامِ الٰہی سے یا اشعار توحید یہ کہ سُننے کی طرف لگا دے کہ اس سے روح خوش
ہوتی ہے اور اس کے باعث سے وجدِ حقیقی پیدا ہوتا ہے اور تحقیق وجد کی
مفصلاً رسالہ وجد میں بیان کی گئی ہے۔ جو چاہے دیکھ لے۔ طریقۂ دھم
دل اپنے کو تمام کاموں دُنیاوی سے پھیر کر خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ کرے
اور جو شے عزیز ہو اس کو خدا کی راہ میں فدا کرے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی
تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ آیہ کریمہ ہے اور حبِ ماسوی کو اپنے دل میں راہ نہ
دلیوے تاکہ حلاوتِ ایمان کی پیدا ہو اور مخلوقات کو خالصتاً للّٰہ دوست
رکھے۔ کوئی غرض دنیاوی درمیان میں نہ لاوے۔ فَذٰلِکَ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ

حِلَاوَةَ الْاِیْمَانِ الخ

طریقہ (۱۱) خلقت کی تعریف کرنے سے نیک کہنے سے خوش اور مغرور نہ ہو کر ریا ہے اور شرکِ اخفا ہے جیسا کہ شانِ نزول اس آیۃ کا دلالت کرتا ہے وَلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا۔ طریقہ (۱۲) اگر کوئی بُرائی نفس سے پیدا ہو تو سخت عذاب اس پر کرے کہ آئندہ پھر ایسی حرکت اس سے ظاہر میں نہ آوے۔ طریقہ (۱۳) اگر اثنا رسلوک میں خویش اور اقارب دوست اور احباب سالک سے پھر جاویں تو کچھ ان کی طرف التفات نہ کرے اور نہ اپنے دل میں کسی طرح کا میل لاوے بلکہ تواضع زیادہ کرتا رہے طریقہ (۱۴) سالک کو لازم ہے کہ قضا اور قدر پہ راضی و شا کر رہے اور کسی طرح کی غرض اور طمع دل میں نہ رکھے اور دوستوں کے خوش ہونے سے شاد اور دشمنوں کے جلنے سے دل تنگ نہ ہو۔ طریقہ (۱۵) عاجزی اور بے چارگی میں اپنی عزت اور توقیر جانے اور ظاہری خرابی میں باطن کی آبادانی ڈھونڈے۔ طریقہ (۱۶) ظلم ظالم کے سے صبر کرے اور اس سے بدلہ لینے کی کوشش نہ کرے اور دشمنوں کو دوست جانے۔ طریقہ (۱۷) دو نصیحت کرنے کو لازم پکڑے ایک تو اپنے نفس کو اور دوسرے دوستوں کو نہایت کوشش سے فہمائش کرے۔ طریقہ (۱۸) جب تک بھوک خوب نہ لگے، کھانا نہ کھاوے اور جب تک نیند کا خوب غلبہ نہ ہو نہ سووے اور سوائے ذکرِ حق یا کلامِ انبیاء و اولیاء کے زبان کو نہ ہلا دے۔ طریقہ (۱۹) اپنی عبادت اور راہِ نیک پہ آپ کو تعریف نہ کرے اور ہمیشہ فقیر اور بزرگانِ دین کی خدمت میں مشغول رہے۔ طریقہ (۲۰) آرزومند

کرامت اور خرق عادت کا نہ ہو اگر کوئی کرامت اس سے صادر ہو تو اس کو ظاہر
نہ کرے اور اگر لوگ اس کو کہیں بھی کہ یہ کرامت تجھ سے ہوئی ہے تو انکار کرے
اور ہمیشہ مکر اور حیلہ سے شیطان کے بچتا رہے کہ ہر وقت تاک میں لگا ہوا ہے۔
طریقہ (۲۱) سالک کو لازم ہے کہ اپنی بزرگی فقراء کی صحبت میں سمجھے اور دولت
مندوں سے دور رہے اور مدام دو یاد میں مشغول رہے۔ ایک تو یادِ الٰہی کرتا
رہے اور دوسرے یاد موت کو پہونچانے والی طرف حق کے ہے۔ طریقہ (۲۲)
سالک کو لازم ہے کہ جس طرح ہو علم سے فائدہ اٹھاوے اور جاہل اور نا اہل کی
صحبت سے بچے۔ طریقہ (۲۳) اگر نمازِ نافلہ یاد اور استغراق الٰہی میں مخل
ہو تو نہ پڑھے۔ طریقہ (۲۴) شہوت کی نظر سے کسی کو نہ دیکھے۔ طریقہ (۲۵)
جس گروہ میں ہو اس میں اپنے کو ہر کسی سے کمتر جانے طریقہ (۲۶) تمام خصلتوں
سے خلق نیک کو بہتر جانے اور حلم اور تواضع بہت کرتا رہے۔ طریقہ (۲۷) جو
دیکھے اور سنے سوائے حق کے اور کچھ نہ جانے کیونکہ سب اشیاء میں اسی کی قدرت
جلوہ گر ہے۔ طریقہ (۲۸) اپنے کو ناچیز اور نابود جانے اور خدائے تعالیٰ
کو ہر جا موجود۔ طریقہ (۲۹) تمام نیک بختیاں ریاضت اور مجاہدہ اور محاسبہ
اور مراقبہ میں جانے۔ طریقہ (۳۰) ہر ساعت ہر لحظہ ذکر نیک اور درود اور
یادِ الٰہی اور حفظ کرنے وقتوں میں مشغول رہے اور کسی وقت بیکار نہ بیٹھے
یہاں تک کوشش کرے کہ فناء مطلق پیدا ہو۔ طریقہ (۳۱) سالک کو لازم ہے
کہ اوّل لقمۂ حرام سے بچے اور بہت بیکار کر کلام نہ کرے۔ ان انکر الاصوات
کصوت الحمیر۔ طریقہ (۳۲) کسی بندہ کو کسی طرح کی ایذا نہ دے۔
طریقہ (۳۳) سالک کو لازم ہے کہ صحت اور فراغت کو غنیمت جانے اور

دنیا کو مرے ہوئے بچہ بکری سے زیادہ حقیر و ذلیل جانے اور قیامِ دُنیا کو مثل ٹھہرنے مسافر زیرِ درخت کے سمجھے۔ طریقہ (۳۴) سالک کو لازم ہے کہ جو مقدر ہے اس پہ صابر و شاکر رہے اور حریص نہ ہو۔ طریقہ (۳۵) سالک کو چاہئے کہ سیر ہو کر نہ کھاوے تہائی شکم کھاوے۔ طریقہ (۳۶) سالک کو چاہئے کہ جھوٹ نہ بولے سوائے صدق کے کلام نہ کرے اور دل کو خطرات ماسوا سے بچاوے۔ طریقہ (۳۷) سالک کو لازم ہے کہ سوال کرنے سے بہت بچے۔ کسی طرح کا کسی سے سوال نہ کرے۔ اشارتاً ہو یا کنایتاً ہو سب کا رحق تعالیٰ سپرد کرے۔ فقر کو اپنا فخر سمجھے کہ سلوک بغیر فقر کے تمام نہیں ہوتا اور تنگی مثل فاقہ وغیرہ کے ہو کسی پر ظاہر نہ کرے اگرچہ دوست ہی کیوں نہ ہو۔ طریقہ (۳۸) تمام امیدوں کو منقطع کرکے ایک امید رکھے۔ یعنی لقا سے باری تعالیٰ۔ طریقہ (۳۹) کینہ اور بغض اور شک سے اپنے دل کو صاف رکھے کسی کی نعمت کا زوال نہ چاہے۔ اپنے مومن بھائی سے دوستی و محبت سے پیش آوے خصوصاً یارانِ طریقت سے۔ طریقہ (۴۰) امانت میں خیانت نہ کرے اور بے فائدہ اور بیہودہ کلام نہ کرے اور خود بینی اور عیب جوئی کو اپنے میں دخل نہ دیوے۔

دوسری فصل

ان آداب کے بیان میں جو مرید کو مرشد سے کرنے چاہئیں۔

ادبِ اوّل: مرید کو لازم ہے کہ قومیت و رسمیت و پیشہ وغیرہ ظاہری مرشد پہ نظر نہ کرے اور وہ نعمت اور فیضان کہ جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عنایت کیا ہے اس پہ خیال کرکے ہادی و وسیلہ معرفت او سبحانہٗ تعالیٰ کا قرار دے اور مر

وقت اور ہر لحظہ اور ہر حال میں اخلاص مند اور صاحب اعتقاد و طالب رضا مرشد کا رہے تاکہ مقصد اصلی کو پہنچے، نہیں تو محروم رہے گا۔

ادب دوم ۔ پیر کو حقیر نہ جانے اگرچہ ظاہر میں کچھ حشمت و شوکت دنیوی اور اہلیت ظاہری نہ ہو بلکہ غنی آخرت اور بادشاہ معرفت کا جانے اور کسی شخص کو اس زمانے میں سے بزرگ زیادہ فاضل زیادہ اپنے پیر سے نہ جانے اور کمال صدق یقین سے تابعدار اس کا ہو تاکہ شعلہ معرفت نور اس کے کا دل پر چمکے اور حقائق اور اسرار الٰہی سے مطلع ہو نہیں تو محروم رہے گا۔

ادب (۳) کوئی کلمہ خفت اور سب کی کا و ناپسندیدہ پیر کے حق میں نہ کہے اور نسبت نقص و خامی کی اس کی طرف نہ کرے اگرچہ عرفان ان کے سے کچھ سمجھ میں نہ آوے کیونکہ استعداد طالبوں کی مختلف ہے بعضے مناسب حال پیر کے سے رکھتے ہیں اور بعضے کچھ مناسب نہیں رکھتے لازم کہ اس کو بھرا ہوا نعمت اور دولت کا جانے اور اپنے کو عدم فہمی اور بے نصیبی کی طرف نسبت دے۔

ادب (۴) مرشد سے کلام کو تہ مختصر ضروری ساتھ آہستگی و نرمی اور ادب کہوے بلند آواز و قصہ دراز نہ کہوے اور جو کچھ مرشد کہوے خوب غور سے سننے اور تامل کرے تاکہ نکات حقیقت کے دل پر نقش ہو جاویں۔

ادب (۵) وقت اٹھنے اور بیٹھنے کے پشت اس کی طرف نہ کرے تاکہ قابل فیوض و رحمت الٰہی کے ہو اور عبادت ظاہری پر استقامت پیدا ہو۔

ادب (۶) مقام نشست گاہ مرشد پہ نہ بیٹھے اور جو آداب زمرد

بجا لاتا ہے وہی پیچھے بھی بجا لاوے تا کہ خودی پیدا نہ ہو اور اسرار عجائب و غرائب کشادہ ہوں۔

ادب (۷) اس کے سایہ پہ قدم نہ رکھے تا کہ دل کشادہ ہو۔ حضور میں دوزانو ہو کر با ادب مثل عاجزوں و بیکسوں کے بیٹھے اور اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔ تا کہ فیضانِ الٰہی کا سماں دیکھے۔

ادب (۸) اس کی طرف پاؤں نہ کرے کیا زندہ ہو کیا انتقال کر گیا ہو اور بعد انتقال کے بھی وہی آداب بجا لاوے جو کہ بحضور کرتا تھا کہ دولتِ سرمدی حاصل ہو اور صفت جمال کے جلوے کرے۔

ادب (۹) یقین کامل رکھے کسی طرح کا شک و شبہ اس پر نہ لاوے۔ اور تمام قولوں اور فعلوں کو راست اور صواب جانے اور اگر اتفاقاً بسببِ نفس اور شیطان کے کچھ وسوسہ بھی آوے تو اسی وقت دُور کرے اور توبہ کرے۔ اور قصہ مہتر خضر اور موسیٰ علیہ السلام کا یاد کرے تا کہ یقین کامل ہو اور راہ معرفت کی حاصل ہو۔

ادب (۱۰) صحبت اختیار کرے جو نکتہ معرفت کا اس سے سُنے اس میں فکر و غور کرے اس کو اپنی حالت سے مطابق کرے تا کہ بصیرت اور فہم زیادہ ہو تحصیل علوم دُنیا دی سے بھاگے تا کہ حضوری حق جل و علا پیدا ہو۔

ادب (۱۱) اس کی صحبت میں بغیر اذن و رضا کے کلام نہ کرے اور ہمہ وجوہ متوجہ اس کی طرف ہو کر بیٹھا رہے اور جو کچھ وہ کہوے اسکو خوب غور سے سنے تا کہ صاحبِ شعور ہو اور معاملات عجیبہ و غریبہ ظاہر ہوں۔

ادب (۱۲) بروقت حضوری کے دائیں بائیں نہ دیکھے بلکہ منتظر اس کے

نسل کا رہے تاکہ اس کی شفقت پیدا ہو اور فیض باطن سے فائدہ مند ہو۔

ادب (۱۳) آگے اس کے سر نیچا کئے ہوئے باادب بیٹھا رہے اور عاجزی اور غریبی کو کام میں لاوے تاکہ محل رحمت کا ہو اور نظر اس کی اس پر اثر کرے ورنہ کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

ادب (۱۴) کلام قدسی اس کا اچھی طرح سُنے تاکہ دل منور ہو اور علم و حلم اور ہوش زیادہ ہو۔

ادب (۱۵) آگے اس کے نہ چلے اور پیچھے چلنے میں شرم نہ کرے بلکہ اس کو نیک بختی ہمیشگی در دولت سرمدی کے جانے تاکہ اس کی دولت سے بہرہ مند ہو۔

ادب (۱۶) وقت کھڑا ہونے کے آپ بھی کھڑا ہو وقت بیٹھنے کے بیٹھے۔ نام اس کا نہ لے تاکہ صاحب مروت و صلاحیت ہو۔

ادب (۱۷) اس کی مطابعت کرنے میں بہت کوشش کرے اور ظاہر باطن اپنا تعلق اس سے رکھے تاکہ مناسبت اس کی ساتھ پیدا ہو کہ مناسبت اس کی مناسبت حق کی ہے۔

ادب (۱۸) جو کچھ اتفاقاً خلافِ شرع اس سے صادر ہو اس کی پیروی نہ کرے اور نہ اس پر اعتراض لاوے شاید کہ اس کی سمجھ میں نہ آوے یا کسی حالت میں حالتوں صوفیہ میں سے صادر ہوا ہو کہ اس صورت میں وہ معذور ہے یا طالب کی سمجھ میں شرع کے خلاف معلوم ہوتا ہے اور در اصل وہ خلافِ شرع نہیں ہے یا واسطے امتحان طالب کے اس سے سرزد ہوتا ہے یا اور کوئی باعث ہوا ہو۔

ادب (۱۹) جو حالات مرشد کے اس کی استعداد سے عالی ہیں اور یہ

اس مقام کو نہیں پہنچا ہے اس کی تقلید و پیروی کرنا نادرست ہے جب تک کہ اس مقام کو پہنچے۔ مطابعت قول کو تو ہرگز نہ چھوڑے کہ باعث ورود فیضان و خوشی کا ہے۔

ادب (۲۰) اس کی خدمت گزاری میں قصور نہ کرے اور نہ احسان اس پر رکھے اور کسی طرح کی فضیلت اور فہم اپنا اس سے زیادہ خیال نہ کرے حسب و نسب اپنے پر بھی خیال نہ کرے اور اپنے کو مطلق فانی اور فدائی اتم اس کا کرے تاکہ مرتبہ قبولیت کا حاصل ہو اور سعادت اس کی سے حصہ لے جاوے۔

ادب (۲۱) کام کرنے میں مزدوری نہ لیوے اور نہ ثوابِ اخروی کا خیال کرے تاکہ راہِ اخلاص پیدا ہو۔

ادب (۲۲) کوئی کام بغیر اذن اس کے کے نہ کرے اور طالبِ رضا اور خوشنودی کا ہو۔

ادب (۲۳) ملک و مال اس کے پر طمع نہ کرے تاکہ دل غنی ہو اور توفیق توکل کی ہو نہیں تو حرص و ہوا میں ڈوب جائے گا۔

ادب (۲۴) خویش و اقربا، اس کی کو دوسری مخلوقات سے برتر اور بزرگ جانے اور ہمیشہ مخلص اور اعتقاد مند انکا رہے تاکہ اہل فضل و عزت سے ہو۔

ادب (۲۵) اس کے دوستوں اور محبوں کو دوست اور عزیز رکھے۔ اور بدگوئی اور دشمنوں اس کے سے بچتا رہے تاکہ صاحبِ استقامت ہو اور اپنے عقیدہ طریقہ پہ ثابت قدم رہے۔ تاکہ دولتِ سلوک سے راہ پاوے۔

ادب (۲۶) اس کے فرمودہ پر عمل کرتا رہے اور کسی حالت میں اس کو نہ چھوڑے اور ہمیشہ اس کی صحبت اور حضوری میں ثابت قدم رہے تاکہ راہِ وصال

کی میسر ہو اور علم الوہیت سے خبردار ہو۔

ادب (۲۷) اس کے شفقت اور مرحمت پہ مغرور نہ ہو اور ہیبت اور خوف سے دل کو خالی نہ کرے تاکہ فریب میں نہ پڑے اور راہِ راست سے نہ بھٹکے۔

ادب (۲۸) فہم برائی ظاہر ائس کے سے ملال خاطر نہ ہو یعنی جو کہ عقل ناقص طالب میں کوئی برائی اس کی طرف سے معلوم ہو تو اس سے ملال خاطر نہ ہو اور بدل و جان اخلاص مند اس کا رہے تاکہ فریب شیطان سے بے خوف ہو اور کوئی ضلالت اور ہلاکت سے باہر آسکے ورنہ کبھی اس سے خلاص نہ ہو گا۔

ادب (۲۹) خدمت کرنے اور بزرگی اس کے سے انکار نہ کرے اور زبان گلہ اور طعن کی اس کے حق میں نہ کھولے اور خالص مخلص طالب اوسکے کمال کا ہووے تاکہ راہ سلوک کی بخوبی طے ہو۔

ادب (۳۰) آگے اور پیچھے اس کے یکساں رہے۔ اور کسی طرح ریا کو دخل نہ دیوے تاکہ دولت سرمدی پاوے۔

ادب (۳۱) ظاہر و باطن اپنا ایک طرح پر رکھے اور کسی طرح کا فرق مابین دل اور زبان کے نہ لاوے۔ ہر حالت میں یکساں رہے تاکہ دل منور ہو اور اسرار اور حقائق میسر ہوں۔

ادب (۳۲) اس کی حضوری میں خیالِ فاسد اور وہم ناقص نہ لاوے بلکہ اپنے دل کو سب کی طرف سے پھیر کر اوس کی طرف متوجہ کرے تاکہ دل محل نزول فیض الٰہی اور لائق مکاشفات غیبی کا ہو۔

ادب (۳۳) اس کی خدمت بقدر طاقت اور حوصلہ اپنے کے کرے تاکہ طبیعت پر ملال نہ آوے اور جو کچھ میسّر ہو مال و جان سے اسی کے نذر و پیش کرے تاکہ رضا اس کی اور راہ مقصد اصلی کے حاصل ہو۔

ادبٌ (۳۴) اگر کوئی مرتبہ یا منصب عنایت ہو تو واسطے اللہ کے قبول کرے کوئی خیال دنیوی دل میں نہ لائے۔

ادبٌ (۳۵) اپنا فخر علمی وکسبی اس کے آگے بیان نہ کرے تاکہ فرق سلوک میں نہ آئے اور طالب فوائد دنیاوی کا اس سے نہ ہو تاکہ نعمت اس کی سے محروم نہ رہے۔

ادبٌ (۳۶) جبکہ مُرشد سے نسبت کسی طرح کی حاصل ہو جائے تو اس کی محبت کو مغتنمات سے سمجھ کر کے دوسرے شخص کی طرف بغیر اذن اپنے مُرشد کے رجوع نہ کرے جب تک کہ اس کے فیضِ باطن سے فائدہ حاصل نہ کرلے اور کسی سے بیعت نہ کرے جب کسی سے بیعت کرنی چاہے تو چار امور کا ضرور لحاظ رکھے۔

۱: اس کو صاحبِ نسبت کسی شیخ کامل سے پالے۔

۲: صاحبِ اجازت بھی ہو۔

۳: اتباعِ شریعت کا بھی اس کو حاصل ہو۔

۴: سلسلۂ طریقت اس کی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک واسطہ در واسطہ پہنچتا ہو۔ بیچ میں سے کہیں منقطع نہ ہو گیا ہو اگر ان میں سے ایک بھی امر نہ ہو گا تو طے راہ معرفت کے محال اور اس سے بیعت کرنی لا حاصل۔

ادبٌ (۳۷) جبکہ مرشدِ حقیقی اس دارِ فنا سے دارِ بقا کو رحلت فرمائے تو بعد اس کے ہدیہ اور صدقہ اور ثواب تلاوت وغیرہ کا برح پر فتوح اس کی پہنچاتا رہے تاکہ درخت اخلاص ومحبت کا منقطع نہ ہو اور تعلق روحانی باقی رہے۔ ہٰذا ما علمنی ربی وعلم الصواب عند ربی وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ وسلم۔

—— ❊ ——

ضمیمہ ملحقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وآلہ واصحابہ، اما بعد
جاننا چاہیے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے دو عالم پیدا کئے ہیں ایک کا نام عالم خلق ہے دوسرے کا نام عالم امر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے کلام معجز نظام کے اندر ارشاد فرمایا ہے - الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین ۔ یعنی خبردار ہو جاؤ کہ اسی کے لئے خلق اور امر ہے - برکت والا ہے اللہ جو عالموں کا پالنے والا ہے. عالم خلق فرش سے عرش تک ہے یہ عالم شکل و صورت جسم و جسمانیت رکھتا ہے - اس کی خلقت میں تدریج اور باہمی تقدیم و تاخیر ہے اور عالم امر عرش سے اوپر ہے یہ عالم شکل و صورت جسم و جسمانیت سے منزہ ہے - یہ عالم مجرد امر کن سے یکدم ظاہر ہو گیا - وہاں نہ تدریج ہے نہ تقدیم و تاخیر ان دونوں عالموں کو مرتبہ امکان سے تعبیر کیا ہے - دائرہ امکان کی شکل یہ ہے -

دائرہ امکان:

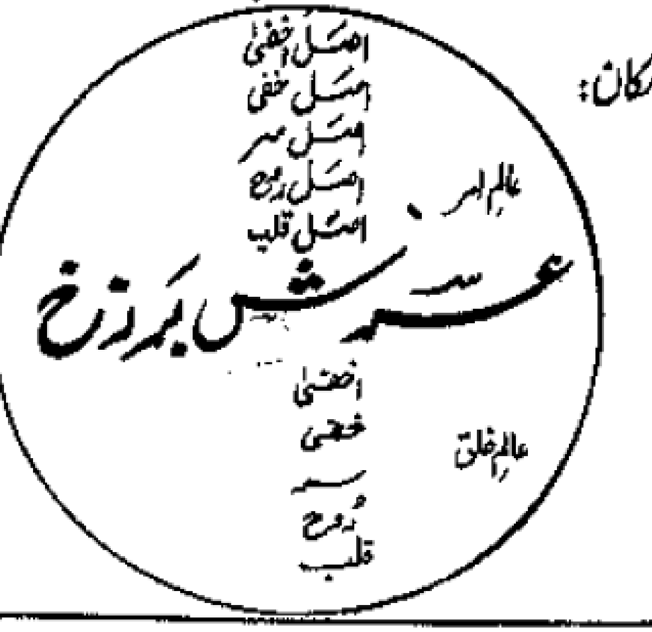

حضرت انسان کہ جو سب سے پچھلی مخلوق ہے اس کا وجود مرکب ہے دونوں عالم کے اجزاء سے۔ جسم انسانی جو ظاہر ہے وہ تو مرکب ہے عالم خلق کے اجزاء یعنی اربعہ عناصر اور نفس سے اور باطن اس کا مرکب ہے۔ عالم امر کے لطائف سے۔ پس اس کا مجموعہ لطائف عشرہ عالم خلق اور عالم امر کو حضرت انسان کہتے ہیں۔ اس کی شان میں اس کا خالق یوں فرماتا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ جسم انسانی کے اندر سینے کے اندر لطائف عالم امر کے مقام اس طرح رکھے گئے ہیں۔ اوّل قلب ہے جس کی جگہ بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر ہے۔ اس کے مقابلے میں دائیں طرف دائیں پستان کے نیچے بفاصلہ دو انگشت مقام لطیفہ روح کا ہے۔ پھر بائیں پستان کے اوپر بفاصلہ دو انگشت لطیفہ سر کی جگہ مقرر ہے اسی کے مقابلہ میں دائیں پستان کے اوپر لطیفہ خفی کی جگہ ہے وسط سینہ کے اندر مقام لطیفہ اخفیٰ کا ہے اور ناف پر مقام لطیفہ نفس کا ہے۔ بعض کے نزدیک پیشانی ہے۔ اس کی شکل اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

خاندان **مجدّدیہ** کا سلوک خواہ کسی سلسلہ میں داخل ہو۔ بطریق نقشبندیہ جاری ہوتا ہے اور نسبت ہر ایک خاندان کی علیحدہ علیحدہ القا کی جاتی ہے تمام خاندان غیر نقشبندیہ اوّل قالب اور نفس سے سلوک شروع ہوتا ہے کہ جو مجاہدات جسمانی پر موقوف ہے۔ یہی وجہ ہے جو دیگر سلاسل میں سیر بعید ہو گئی کہ جب تک ریاضت شاقہ مثل چلہ کشی و ذکر جہری وقلت منام و طعام وغیرہ سے اپنے قالب اور نفس کا تزکیہ نہیں کر لیتا ہے۔

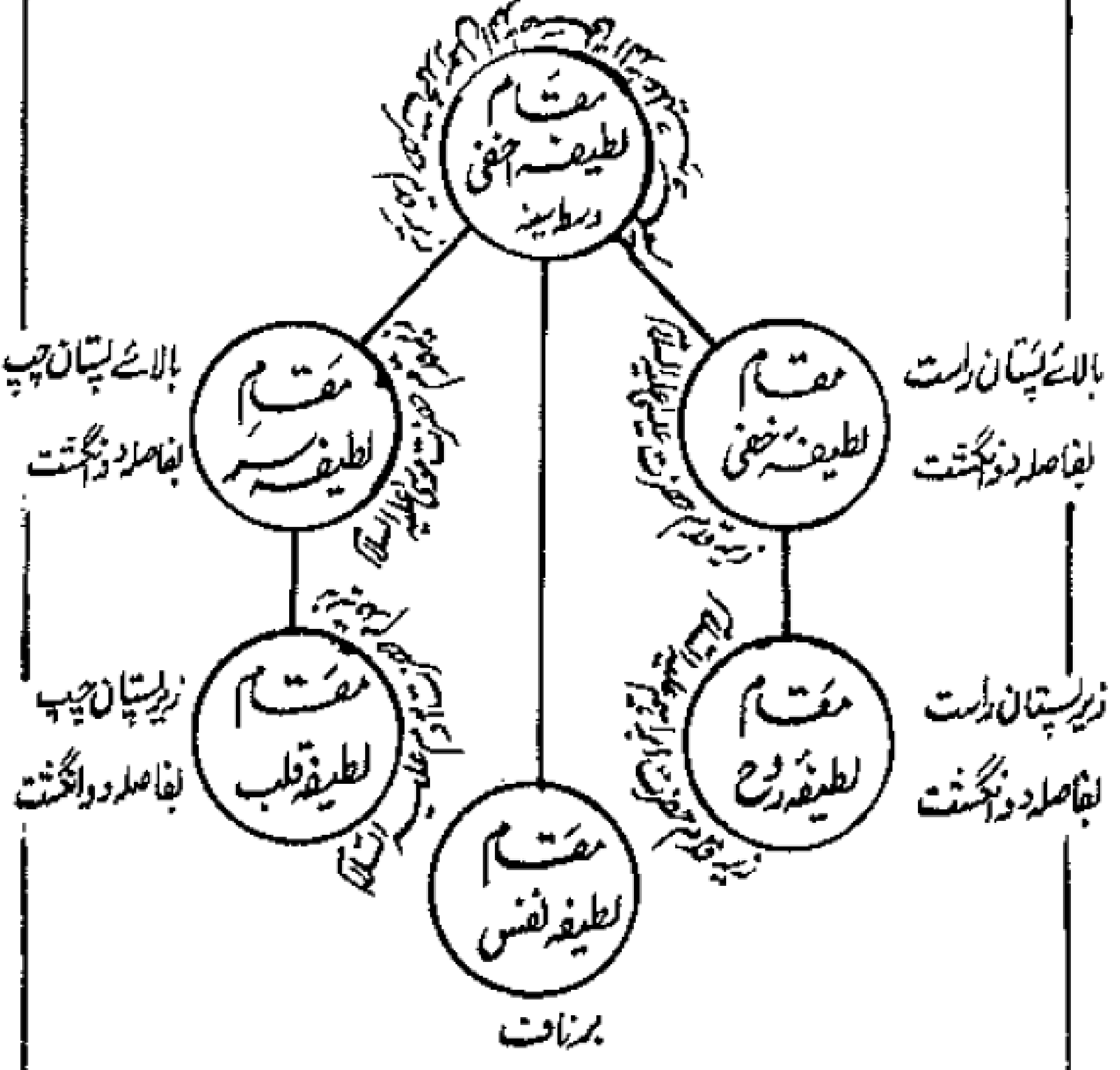

مورد انوار لطائف عالم امر نہیں ہوتا ہے اور سلسلۂ نقشبندیہ کے اندر سیر عالم امر سے شروع ہونے کی وجہ سے آسانی ہو گئی۔ عالم خلق کی سیر ضمناً طے ہو جاتی ہے ان حضرات کے یہاں اول تو شریعت غرائے محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے کہ جو میانہ روی پر مبنی ہے اور نفس کشی اور اس کی اصلاح کے لئے تصنیع موضوع ہے۔ اپنے ظاہر کو آراستہ رکھنا خصوصیت کے ساتھ جزو طریقت گردانا گیا اور باطن کی تنویر و اصلاح کا مدار تین باتوں پر قرار پایا۔

(۱) رابطہ (۲) ذکر (۳) مراقبہ

رابطہ شیخ کی محبت کو کمال تعظیم اور ہیبت کے ساتھ اس طرح دل میں جگہ دینے کو کہتے ہیں کہ کسی دوسرے ولی زمانہ کی محبت اور افضلیت کو دل کے اندر اصلا گنجائش نہ رہے اور اس کی صورت کی حفاظت حضوری اور غیب میں اس درجہ ہو کہ غیبت اور بیخودی ہو کر شہود و حضورِ حق اس پر منکشف ہو۔ یہ وہ اصل عظیم ہے کہ جس پر کل مجاہدات موقوف ہیں اور اصل رشد و ہدایت مشروط۔ جیسا اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿ابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ یعنی اس کی طرف اول وسیلہ ڈھونڈو پھر مجاہدہ کرو بلاشبہ تم فلاح پاؤ گے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم قیوم ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذکر بے رابطہ موصل غیبت و رابطہ بے ذکر البتہ موصل است یعنی ذکر بغیر رابطہ کے اللہ تک نہیں پہنچاتا ہے اور رابطہ بغیر ذکر کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مصرعہ "سایۂ رہبر بہ است از ذکر حق"۔ حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی چشتی قدس سرہ کشکول کلیم کے اندر فرماتے ہیں کہ در سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ بنائے کار بر سہ طریق قرار یافتہ، اوّل **توجہ و مراقبہ**۔ دوم **رابطہ**۔ سوم **ذکر** ہر ایک کی تعریف فرماتے ہوئے رابطے کے متعلق اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ طریق رابطہ اقرب طرق و منشاء ظہور عجائب و غرائب است۔ یعنی رابطہ کا طریق سب طریقوں میں اقرب ہے اور عجیب و غریب باتوں کے ظہور کا منشاء ہے پس جبکہ یہ شے قربت خداوندی کے لئے موقوف اور مشروط ٹھہری تو سب سے اوّل اس کے آداب ظاہری و باطنی مرعی ہونے ضروری ہوئے کہ ادب بالذات مستجلب قلوب ہے جو کچھ کسی نے حاصل کیا ادب سے کیا۔ مولانا روم فرماتے ہیں۔

از ادب پر نور گشت است ایں فلک
از ادب معصوم و پاک آمد فلک

بے ادبی اور گستاخی باعث محرومی ورودت ہے جیسا کہ ارشاد مولانا ہے

هرچه بر تو آید از ظلمات و غم　　آں ز بیباکی و گستاخی است ہم
بد ز گستاخی کسوف آفتاب　　شد عزازیلے ز جرأت رد باب
پیش بینایاں کنی ترک ادب　　نار دوزخ را ازاں گشتی حطب

اس بارے میں رسالہ آدابِ سالک مصنفہ حضرت قبلہ رئیس العارفین مرشد مرشدان قطبِ دوران جامع شریعت و حقیقت و معرفت مولانا مرشدنا رحمتہ اللہ علیہ کافی و شافی ہے جس سے پڑھنے اور عمل کرنے سے طالبانِ خدا کی کشود کار بے انتہا ہو جاتی ہے جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء پس طالبانِ خدا پر واجب اور لازم ہے کہ اس رسالہ کو حرزِ جان بنا دیں اور بموجب تحریر رسالہ موصوف عمل پیرا ہو کر اپنے رب مجازی اور حقیقی کی خوشنودی اور قربت حاصل کریں۔ دوسری بات جس پر باطن کی تنویر و تصفیہ موقوف ہے ذکر ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ اوّل آنکھ اور منہ بند کر کے زبان تالو سے لگا کر مقامِ قلب سے جس کا ذکر اوپر ہوا۔ اسمِ ذات یعنی اللہ اللہ صرف خیال کے ساتھ صمیمِ قلب سے نکالے یہ ذکر ذات جذبہ کے لئے بہت مفید ہے اور خطرات و خواہشاتِ نفسانی کے دفع کرنے اور لوازماتِ بشری کے اضمحلال کے لئے نفی اثبات کا ذکر بہت مفید ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ سانس زیرِ ناف بند کر کے زبان کو تالو سے لگا کر خیال سے بلا حرکت کسی

عضو کے لا کو ناف سے کھینچ کر دماغ تک پہنچا دے اور الٰہ کو دماغ سے داہنے کندھے پر پہنچا دے اور (الا اللہ) کو داہنے کندھے سے دل پر مارے جب سانس تنگ ہو محمد الرسول اللہ پر چھوڑ دے اس وقت معنی کلمہ طیبہ کو بھی خیال کرے کہ میرا مقصود سوائے تیری ذات کے کچھ نہیں ہے۔ مبتدی مشاغل دنیاوی کا منہمک کم از کم ایک ہزار مرتبہ بعد نماز فجر و مغرب یا عشاء، ذکر اسم ذات کر لیا کرے اور ذکر نفی اثبات جس قدر چاہے کرے مگر عدد طاق کا لحاظ رکھے جب قلب اس کا ذاکر ہو جاوے تو اپنے پیر سے عرض کرے پھر حسب ارشاد پیر اسی طرح مقام روح میں ذکر جاری کرے۔ علیٰ ھذا القیاس تمام لطائف خمسہ میں حسب اجازت پیر خود ذکر جاری کرتا ہے۔ جب پانچوں لطیفوں میں ذکر جاری ہو جاوے اور ذکر اس قدر غلبہ کرے کہ تمام جسم کے رگ و ریشہ کے اندر سرایت کر جاوے تو اب یہ سالک سلطان الاذکار کے شرف سے مشرف ہوا جب مقامات لطائف عالم خلق کے اندر بوجہ ملازمت ذکر خفیہ تزکیہ پیدا ہوا تو عالم امر کے لطائف کے انوار اپنے اپنے مقام پر ظہور فرما دیں گے ہر ایک لطیفہ عالم امر کے نور کا رنگ علیحدہ علیحدہ ہے۔ لطیفہ قلب کا نور رنگ زرد ہے اور لطیفہ روح کا نور سرخ ہے اور لطیفہ سر کا نور سفید ہے اور لطیفہ خفی کا سیاہ۔ اور لطیفہ اخفیٰ کا سبز اور نفس کا بے رنگ یہ انوار رنگ برنگ کے سالک کو بحالت مراقبہ نظر آتے ہیں اور سینہ کے اندر ہر ایک مقام مذکورۃ الصدر پر حرکت محسوس ہوتی ہے۔ اگر حرکت مقامات پر محسوس نہ ہو تو اس کی طرف التفات بھی نہ کیا جاوے کہ یہ ضروری نہیں ہے یا رنگ لطائف عالم امر معلوم نہ ہو تو بھی مکدر نہ ہو مقصود اصلی لطائف کی

توجہ حضوری مذکور کی جانب ہے یہ توجہ اور حضوری خوارق وکرامات سے افضل و اعلیٰ ہے۔ ہر ایک لطیفہ کی توجہ اور حضوری اور علم علیحدہ علیحدہ ہے جو کہ صحبت اور محنت پہ موقوف ہے جب حضوری ذکر کی وجہ سے پیدا ہو جاوے تو ذکر ترک کر دے اور مراقبات اور توجہات کے اندر حسب ارشاد پیر مرشد استغراق پیدا کرے۔ اس سے پیشتر ذاکرین اور عابدین کے گروہ میں داخل تھا اب گروہ عاشقین وعارفین کے اندر ہوگا۔ دونوں کی سیر کا فرق مولینا روم اس طرح فرماتے ہیں ؎

سیر ذاکر در شبے یک روزہ را
سیر عارف در دمے تا تخت شاہ

مراقبہ اس کا نام ہے کہ مرید بغیر ذکر ورابطہ دل کو وساوس سے بچا کر عجز و نیاز کے ساتھ اللہ جل شانہ کی طرف کہ جو بیچون اور بیچگون اور بے شبہ اور بے نمون ہے۔ یہاں تک متوجہ رہے کہ توجہ الی اللہ کا ملکہ جس کو حضوری کہتے ہیں حاصل ہو جائے۔ یہ حضوری راس المال فقر ہے لطائف کے مراقبات کا انکے اصول کے لحاظ سے طریقہ یہ ہے کہ مراقبہ کے اندر اپنے قلب کو مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھ کر عرض کرے کہ الٰہی تجلی افعالی کا فیض کہ جو قلب مبارک سے قلب آدم علیہ السلام کو پہنچا ہے میرے پہ پہنچا تا آنکہ تجلی فعلی میں فنائے لطیفہ قلب حاصل ہو۔ علامت فنا کی یہ ہے کہ سوائے فعل فاعل حقیقی کے اپنے تمام مخلوق کے افعال کو معدوم جانے۔ بعد ازاں اسی طرح اپنے لطیفہ روح کو مقابلہ روح منور نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھ کر دعا کرے کہ الٰہی فیض تجلیات صفات ثبوتیہ کا کہ جو روح مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روح ابراہیم و نوح علیہما السلام کو پہنچا مجھ کو بھی پہنچا تا آنکہ تجلی صفاتی میں فنائے لطیفہ روح حاصل ہو۔ علامت فنا کی یہ ہے کہ اپنے اور جمیع ممکنات کی صفات صفات الٰہی

معلوم ہونے لگتی ہیں پھر اسی طرح لطیفہ سر کو مقابل رکھ کر عرض کرے کہ فیض شیونات
ذاتیہ کہ جو سر مبارک نبی علیہ السلام سے سر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہنچا ہے، مجھے
بھی پہنچا تا آنکہ اپنی ذات کو ذات حق میں مستہلک پائے۔ پھر اسی طرح لطیفہ
خفی کو محاذ میں رکھ کر فیض صفات سلبیہ کا طلب کرے۔ اس فنا کی علامت یہ ہے
کہ جمیع عالم سے تفرد و تجرد حق سبحانہ تعالیٰ کا مشہود ہونے لگتا ہے پھر اس کے
بعد اخفاء کو اسی طرح نبی علیہ السلام کے محاذ میں رکھ کر شان جامع کے فیض کی درخواست
کرے جب اخفیٰ فنا ہو گا۔ تو اس کے اخلاق اخلاق الٰہی کے نمونہ ہو جاویں
گے کیونکہ فنائے اخفیٰ نہایت مراتب لسانی ہے کہ ولایت محمدی سے خصوصیت
رکھتی ہے۔ اس میں وصل عریاں کہ تجلی ذاتی سے مراد ہے حاصل ہو جاتا ہے یہاں
پر اسی قدر کافی ہے باقی مراتبات و ترقیات صحبت اور محنت اور فضل پر موقوف
ہے اس جگہ یہ بتلا دینا بھی ضروری ہے کہ اول لطیفہ قلب کی فنا بے قطعیت
دائرہ امکان و مقامات عشرہ صورت پیدا نہیں کرتی ہے دائرہ امکان تو اوپر
بیان ہو چکا ہے اور مقامات عشرہ کا بیان جن پر سلوک کی بنا ہے اس جگہ
ہوتا ہے اول **توبہ** جس کا شرع گناہوں سے رجوع اور کمال اس کا دل میں
معصیت کا خطرہ نہ گزرنا ہے۔ دوسرے **ورع** یعنی نفس کو صغائر اور شبہات
سے روکنا۔ تیسرے **زہد** یعنی اسباب دنیاوی سے رغبت نہ رکھنا۔ چوتھے
توکل یعنی خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور روزی کے واسطے بسبب دفع اسباب
پریشان اور اداس نہ رہنا۔ پانچویں **قناعت** یعنی قید طمع اور ذلت توقع
دنیاوی سے آزاد رہنا۔ چھٹے **عزلت** یعنی گوشہ میں بیٹھنا یا انجمن میں خلوت کرنا
ساتویں **صبر** یعنی شہوات و لذات و مکروہات سے نفس کو روکنا۔ آٹھویں **شکر**
یعنی نعمت کو منعم کی طرف سے دیکھنا اور ممنون احسان ہونا۔ نویں **تسلیم** یعنی اللہ
تعالیٰ کے اپنے کو سپرد کرنا۔ دسویں **رضا** یعنی جو کچھ خدا کرے اس پر راضی رہنا

یہ ثمرہ محبتِ کاملہ کا ہے۔ مولانا عبدالکبیر یمنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کمال اسلام تسلیم و رضا میں ہے اگر صاحبِ تسلیم و رضا کے گلے میں طوق لعنت مثل ابلیس ڈالا جاوے تو وہ ایسا خوش ہو جیسا مومن اپنے ایمان سے سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

گر اہلِ معرفتی ہر چہ بنگری خوب است
کہ ہر چہ دوست کند ہمچو دوست محبوب است

(اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (آمین)

مبتدیوں کے لئے بعض

ہدایات متعلقہ مراقبات

ھدایت (۱) : مراقبہ کے اندر اگر خطرات ہجوم کریں تو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ دماغ سے سانس نیچے کی طرف زور سے نکالے اور خیال دفع خطرات کا کرے اگر دفعہ نہ ہوں تو پیر کا تصور کرے اگر اس سے بھی دفع نہ ہوں تو معوذتین پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اگر اس سے بھی دفعہ نہ ہوں تو من جانب اللہ سمجھ کر مراقبہ معیت و احاطہ میں مشغول ہو جاوے کہ جو مفہوم آیۃ کریمہ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ اور آیۃ شریفہ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ کا ہے یعنی حق تعالیٰ کو اپنے وجود کے ذرہ ذرہ بلکہ کل ممکنات کے ذرّے ذرّے کے ساتھ دیکھے۔ دوسری آیۃ کریمہ کا جو مفہوم ہے اس کا تصور کرے یعنی حق سبحانہٗ تعالیٰ کے نور کو محیط اور اپنے کو بھر کُل جہان کو محاط تصور کرے اس نسبت کی ہر وقت محافظت سے یہ وقت مراقبہ خطرات کا نام و نشان بھی نہیں رہے گا اور اس نسبت میں ترقی در ترقی معلوم ہوگی۔

ھدایت (۲) معقصود اصلی حضوری و آگہی ہے ذکر کے وقت جو فی الجملہ حضور ہوتا ہے۔ وہ حضور ذکر ہے اور مراقبہ کے وقت کا حضور حضور مع اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ

أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝

صحیفہ بخشش

سنہ ۱۳۹۵ھ

ارشادات و ہدایات مع

شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ چشتیہ مجددیہ رکنویہ محمودیہ

مصنفہ

قطب وقت حضرت مخدومنا مولانا و مقتدانا و مرشدنا الحاج مفتی شاہ محمود شاہ صاحب اوی

رحمۃ اللہ علیہ (نقشبندی مجددی قادری چشتی)

حضرت محمود شاہ حق نما اور محمد زبیر باصفا

یاالٰہی رہیں ہمارے یہ مقتدا

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ضرورتِ مُرشد:

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے!
وَمَن یُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ٥

(پ ۱۵ رکوع ۱۴)

یعنی جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے ہرگز تو اس کے لئے کوئی مرشد نہیں پائے گا!
معلوم ہوا کہ ضلالت اور گمراہی سے بچنے کے لئے مرشد تلاش کرنا لازم ہے!

شرائطِ مُرشد:

۱: سُنّی العقیدہ[۱] ہو۔
۲: اس میں اتنی علمی استعداد ہو کہ مسائل ضروریہ کتابوں سے خود نکال سکے[۲]۔
۳: صاحبِ تقویٰ ہو اور اوراد و وظائف کا پابند ہو!
۴: اس کو کسی بانسبت بزرگ سے فیض اور اجازت حاصل ہو!
۵: اس کی صحبت میں آخرت کی طرف دل راغب اور اللہ کی یاد پیدا ہو۔

آدابِ مُرشد:

بلاشبہ ایسا مرشد نائبِ رسول ہے جس قدر اس کا احترام ہو سکے بجا لاؤ۔ جس نے جو کچھ بھی پایا ہے ادب سے ہی پایا ہے! اس کے سامنے جب بیٹھو ادھر ادھر مت دیکھو سر نیچا کئے اپنے دل کی جانب فیضانِ الٰہی کی طرف متوجہ رہو۔ باوضو حاضری دو

[۱] عقائد اہل سنت جاننے کے لئے شاہ رکن الدین علیہ الرحمہ کی کتاب توضیح العقائد کا مطالعہ کیا جائے ۱۲
[۲] الملفوظ صفحہ ۴ حصہ دوم - مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

حضرت ابو مدین رحمتہ اللہ علیہ غسل کر کے اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ دو زانو بیٹھو، پُشت مت کرو۔ اُس کے آگے مت چلو، نہ اس کے سائے پر اور نہ اُس کے مصلّٰی پہ قدم رکھو۔ جب وہ کھڑا ہو تو کھڑے ہو جاؤ جب وہ بیٹھے تم بھی بیٹھ جاؤ۔ کلام کرے تو غور سے سُنو ورنہ مراقب رہو پیر پہ کسی قسم کا کوئی اعتراض نہ کرو بلکہ اعتراض کا خیال تک بھی دل میں نہ آنے دو۔ کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اپنے ہی فہم کا قصور سمجھو۔ اس کے ہر فعل سے راضی رہو کہ یہ مقتدیٰ رضائے حق ہے۔ اس کے خاص برتنوں کا استعمال نہ کرو مثلاً اس کے اُگالدان میں اُس کے سامنے تھوکنا یا ہاتھ دھونا سخت بے ادبی ہے۔ پیر کے یہاں آکر کسی اپنی بات پہ شیخی اور فخر مت کرو۔ سب شان اور حیثیتوں کو مٹا کر فیضِ الٰہی کے طالب بن کر آؤ۔ اپنے پیر سے کچھ فاصلے پہ بیٹھو۔ زیادہ قریب بیٹھنا اور ہاتھ لگا کر بات کرنا تو سخت بے ادبی ہے۔ مزدوری اور منافع دُنیا کے طالب مت بنو بلکہ خدمتِ خالص برائے رضائے مُرشد کرو۔

حضرت امام ابوالقاسم رحمتہ اللہ علیہ غسل کے لئے حمام میں گئے حضرت بوعلی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ نے چند ڈول پانی کے حمام میں ڈال دیئے۔ جب آپ باہر آئے نماز پڑھی۔ پھر خوش ہو کر فرمایا کہ ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ نے جو ستّر سال میں پایا ہے تو نے ایک دو ڈول میں پالیا۔ پس ہر وقت اخلاص مند اور رضائے مرشد کا طالب رہے تاکہ دین و دنیا کے منافع حاصل ہوں۔ کیونکہ خدمت اور ادب کی خاصیت ہی دِل کی محبت کا کھینچنا اور اپنی جانب متوجہ کرنا ہے۔ توجّہ مرشد کے باعث

انشاء اللہ سعادتِ دارین سے مالا مال ہو گئے۔

جاننا چاہیئے کہ شرائط اور آدابِ صحبت کا لحاظ بھی اس راہ میں ضروری ہے تاکہ فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے کا راستہ کھل جائے۔ اس کے بغیر صحبت کا کوئی فائدہ نہیں اور مجلس کا کوئی نتیجہ نہیں۔

امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ کا مکتوب[۲۹۲] آدابِ مریدین پر مشتمل ہے لہٰذا اس سے چند آداب بطورِ خلاصہ درج کئے جاتے ہیں۔

طالب کو چاہیئے کہ اپنے دل کا رُخ ہر طرف سے موڑ کر اپنے پیر کی طرف کر لے اور پیر کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر نہ کوئی نفل پڑھے، اور نہ کوئی وِرد و ذکر میں مشغول ہو اور اس کی حضوری میں غیر کی طرف توجہ نہ کرے اور اپنے شیخ کی طرف پورا متوجہ ہو کر بیٹھے۔ یہاں تک کہ نماز فرض و سنّت کے علاوہ ذکر اور نوافل میں بھی مشغول نہ ہو۔

بادشاہِ وقت کا ایک قصّہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی حضوری میں اس کے ایک وزیر نے اپنے لباس کے ایک بند کو درست کیا۔ بادشاہ کی نظر اس پر پڑی اور اس نے خفا ہو کر اس سے کہا کہ یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا کہ "میری حضوری میں اور غیر کی طرف توجّہ"۔

اب یہ بات قابلِ غور ہے کہ جب اہلِ دنیا کے لئے اتنے باریک آداب درکار ہیں تو اہل اللہ کی حضوری میں آداب کی رعایت کرنا بطریقِ اولیٰ لازم ہے جہاں تک ہو سکے پیر کے بیٹھنے کی جگہ پر نہ بیٹھے اور نہ ان کے مصلّٰی اور سجادہ پر پیر رکھے اور نہ ایسی جگہ کھڑا ہو کہ اس کا سایہ پیر پر پڑے۔ یا ان کے کپڑوں اور ان کے سایہ پر پڑے اور نہ ان کے طہارت خانہ میں

وضو وغیرہ کرے اور ان کے خاص برتنوں کا استعمال بھی نہ کرے اور ان کے سامنے نہ کچھ کھائے، نہ پیئے اور نہ کسی کے ساتھ کلام کرے بلکہ کسی کی طرف التفات و توجہ تک نہ کرے اور پیر جہاں ہے اس مقام کی طرف اس کی عدم موجودگی میں بھی پاؤں نہ رکھے اور نہ اُس طرف تھوکے اور اپنے پیر کی حرکات و سکنات پر رائی کے دانہ کے برابر اعتراض نہ کرے کہ اعتراض کا نتیجہ محرومی ہے کیونکہ اہل اللہ میں عیب نکالنے والا مخلوق میں سب سے زیادہ بے سعادت اور بدترین انسان ہے۔

اس کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کرے اور بلند آواز کے ساتھ اُس سے بات نہ کرے۔ اگر کسی بزرگ کی طرف سے اسے فیض پہنچے تو اس کو بھی اپنے مرشد کی ہی جانب سے سمجھے۔ اللہ تعالیٰ لغزشِ قدم سے بچائے اور پیر کی محبت اور اعتقاد پر قائم رکھے۔

ہر طریقہ میں ریاضت اور مجاہدہ ہے۔ امام ربانی ایک اور موقع پر فرماتے ہیں کہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں اتباعِ شریعت کو ضروری قرار دیا گیا ہے کیونکہ شریعت نفس کشی کے لئے ہے اور یہی ریاضت و مجاہدہ ہے مثلاً صبح کے وقت نماز کے لئے اٹھنا یا تہجد کے وقت نماز کے لئے اٹھنا نفس پر شاق ہے۔

ھدایات

خیال رکھو کہ کسی کی کوئی چیز بغیر اجازت مالک کے ہرگز نہ لو اگرچہ کسی کی ڈبیہ سے پان چھالیہ ہی ہو یا کسی کے کھیت کا ایک دانہ ہی ہو جہاں کہیں ہو خدا سے ڈرو۔ ایک بزرگ نے صرف ایک تنکا خلال کے لئے غیر کی لکڑیوں میں سے لیا تھا مرنے کے بعد سخت مؤاخذہ ہوا۔ قرآنِ پاک میں جہاں عورتوں کی بیعت کا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا وہاں یہ

بھی فرمایا ہے کہ ان سے بیعت لو کہ شرک نہ کریں، چوری نہ کریں، زنا نہ کریں، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں، قتل اولاد یہ بھی ہے کہ اولاد کو دینی تعلیم سے بے خبر رکھنا۔ خدارا دینی تعلیم دلاؤ ورنہ ایسی اولاد سے دکھ ہی دکھ ہے۔ نماز کی پابندی کرو، ورنہ سخت عذاب ہوگا۔ عذاب کے لئے دوزخ ہی کافی ہے: کَفٰی بِجَهَنَّمَ سَعِیْرًا۔ مگر اس میں بھی وہ مقام ہے جس کا نام غَیّ ہے جو سب سے زیادہ گرم اور گہرا ہے جس کے اندر ایک هَبْهَب نامی کنواں ہے۔ جب دوزخ بجھنے پر آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو کھول دیتا ہے دوزخ اس کی گرمی سے پھر بھڑک اٹھتا ہے۔ اس کنوئیں میں بے نمازی شرابی، زانی، ماں باپ کو تکلیف دینے والے اور سود خور ڈالے جائیں گے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا ۔ مردوں پر جماعت بھی واجب ہے۔ نماز باجماعت مع تعدیل ارکان (یعنی جلدی نہ کرو، سکون و اطمینان کے ساتھ) دل لگا کر نماز اچھی طرح ادا کرو۔ زکوٰۃ کے قابل ہو تو زکوٰۃ بھی دو جس مال کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو وہ مال سانپ کی شکل میں طوق بنا کر گلے میں ڈالا جائے گا، جو قبر میں ڈستا رہے گا۔ مال کی محبت میں بخل سے بچو۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بخیل اللہ سے دور، مخلوق سے دور، جنت سے دور اور دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ زمینداروں پر لازم ہے کہ غلّہ کی پیداوار پر بھی زکوٰۃ یعنی عشر ادا کریں پس اللہ اور رسول کی نافرمانی، جھوٹ، غیبت، چغلی، ناپ تول میں کمی غرضیکہ تمام گناہوں سے بچو۔ کیونکہ گناہ تمہارے اور اللہ کے درمیان بڑا حجاب (پردہ) ہے۔ گناہ سے توفیقِ طاعت کم ہوتی ہے۔ گناہوں سے طبیعت ہٹانے کے لئے نمازِ تہجد بہت مفید ہے اور نمازِ تہجد قبر کے لئے نور بھی ہے۔ نمازِ

اشراق بھی صفائیٔ باطن، نورانیتِ قلب اور انشراحِ قلب کے لئے عجیب چیز ہے۔ ان کے لئے حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ شرحِ سفرالسعادت میں فرماتے ہیں کہ یہ چیزیں دنیا ہی میں اس نماز کے صلہ میں نقدِ وقت ہیں پس زندگی غنیمت ہے۔ ثواب حاصل کرو۔ گناہوں سے بچو تاکہ تقویٰ حاصل کرو اور خدا کے یہاں محترم ہو۔ یہ آداب اور تعظیم بھی تقویٰ ہی سے حاصل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ۔ پس مرشد کی بھی محبت وعظمت پیدا کرو۔

کتابِ آدابِ[1] سالک میں ہے کہ پیر کو غنیٔ آخرت اور بادشاہِ معرفت جانے اور کسی شخص کو اس زمانے میں سے بزرگ زیادہ اور فاضل زیادہ اپنے بہتر سے نہ جانے، صدق و یقین سے کمال فرمانبردار اس کا ہو۔ صوفیاء کی اصطلاح میں قوی تعلق کو رابطہ کہتے ہیں حضرت مجددالف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دولت سعادت مند دل کو میسر آتی ہے۔ حضرت کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رابطہ اقرب طرق[2] ہے۔ عجائب وغرائب ظاہر ہونے کا باعث ہے۔ جتنا رابطہ قوی ہوتا جائے گا حسبِ استعداد فیضانِ الٰہی بھی ترقی کے ساتھ پہنچتا جائے گا۔ حضرت مجددالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مبداء ومعاد میں فرماتے ہیں کہ ہر شخص کے متعلق یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ مثل اس صحبت و ارشاد کے بعد زمانہ آنحضرت ہرگز کوئی وجود میں نہیں آیا۔ اس عقیدہ کی بدولت آپ سب خلفاء میں بے مثل ٹھہرے۔ راہ میں جس قدر بھی طلب کرو حال اور استعداد سے طلب کرو۔ عجلت اور زبانی تقاضوں کی حاجت نہیں ورنہ اندیشہ ہے کہ بارِ خاطر بن کر بالکل ہی راہِ فیض

---

[1] یہ کتاب سالک کیلئے بہت لاجواب ہے اگر ان مسائل کی تفصیل دیکھنی ہو اس کتاب کا مطالعہ کریں۔
[2] یعنی سب سے قریب راستہ ہے۔

بند ہو جائے۔

مُرید کو چاہیئے کہ اپنی تمام مُرادوں کو پیر کی مُرادوں میں فنا کر دے۔ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَسَّالِ (نہلانے والے کے سامنے مُردہ کی طرح ہو جائے) کہ فنا فی الشیخ مقدمہ فنا فی اللہ ہے۔ جب تک مُرید تکمیل کے درجہ تک نہ پہنچے، پیر کی صحبت میں رہے ورنہ بُعد و دُوری میں تصورِ شیخ سے فائدہ اٹھائے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ بُعد و دُوری میں صورتِ مرشد کو خیال میں رکھے، اور طریقۂ رابطہ کو ہاتھ میں لائے کہ رابطہ تو یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ ہے۔ وہ نسبتِ حُبی بدرجۂ کمال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اور اسی راہ سے فیض حاصل کیا۔

اور جو طریقۂ ذکر یا مراقبہ پیر نے بتایا ہے اس پر بلاناغہ کاربند رہے اور یہ سمجھے کہ پیر کے بتلائے ہوئے طریقہ سے کوئی چیز نافع اور بہتر نہیں حتیٰ کہ دوسرے وظیفہ یا اور عمل کا شوق تک بھی دل میں نہ پیدا ہو، ورنہ بوالہوسی ہے اور محرومی کا باعث ہے۔ مرید کو چاہیئے کہ باہمت ہو۔ مصائب سے شکستہ خاطر ہو کر طاعات و اوراد میں خلل نہ آنے دے۔ صبر، شکر، تسلیم، رضا، زہد، ورع ان سلوک کی باتوں کو بھی حاصل کرے۔

مکتوباتِ امام ربانی، کیمیائے سعادت یا اس کا ترجمہ اکسیر ہدایت امام غزالی، حضرات القدس اور تذکرۃ الاولیاء اپنے مطالعے میں رکھو اور مسائل کے لیے رکنِ دین کے تمام حصے اور بہارِ شریعت پڑھتے رہو۔ کیونکہ سب اچھی کتابیں ہیں اور بے حد مفید ہیں۔ ان پر عمل کرو اور اپنے احوال لکھ کر جوابی خط میں بھیجتے رہو۔

اوراد و وظائف

صبح کے وقت کم از کم پانچ سو مرتبہ درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ پڑھیں حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے پایا درود شریف اور توجہ ذات بحر کی بدولت پایا۔ حضرت شیخ عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ شرح سفر السعادت میں فرماتے ہیں کہ کوئی عبادت فرائض کے بعد درود سے فاضل تر نہیں اور حصول قرب و رضائے الہٰی اور حصول سعادت دنیا و آخرت کے لئے اس سے بالاتر کوئی چیز نہیں۔

اور استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اگر یہ یاد نہ ہو تو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کم از کم تین سو بار پڑھ لیا کریں کہ اس میں طلب بخشش کے ساتھ زیادتی رزق کی بھی بشارت ہے۔ کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد بھی رکھیں۔ جب لا کہو تو یہ خیال کرو کہ ماسوا کو قلب سے دور کر رہا ہوں اور جب اِلَّا اللّٰہُ کہو تو یہ خیال کرو کہ بس دل میں صرف اللہ ہی اللہ ہے اور باطن اسی کے نور سے معمور ہے۔

اور بہتر ہے کہ رات کو سوتے وقت سو دفعہ کلمہ طیبہ اس طرح پڑھا جائے کہ جب لا کہیں تو یہ خیال کریں کہ دل میں نہ غیر ہے اور نہ اس کا خیال۔ تمام ماسویٰ کی نفی کر دیں اور جب اِلَّا اللّٰہُ کہیں تو یہ خیال کریں کہ بس اب دل میں اللہ ہی اللہ ہے اور اس طرح ۹۹ دفعہ جب پورا ہو جائے اور ۱۰۰ مرتبہ پہ پہنچے تو ایک دفعہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی کہہ دیں۔ تسبیح پوری ہو گئی۔

بہتر ہے کہ شجرہ شریف رات کو سوتے وقت پڑھ لیا جایا کرے اور

تین دفعہ اَلْحَمْد شریف اور تین دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ شریف پڑھ کر اصحابِ شجرہ کو ثواب پہنچا دیا کریں۔

ختمِ خواجگان شریف

اوّل سات مرتبہ اَلْحَمْد شریف پھر ایک سے ایک مرتبہ دُرود شریف پھر ۹۷ مرتبہ اَلَمْ نَشْرَح پھر ایک ہزار ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف پھر سات مرتبہ اَلْحَمْد شریف پھر ۱۰۱ مرتبہ دُرود شریف پھر ایک سو ایک بار یَا قَاضِیَ الْحَاجَات پھر ایک سو ایک مرتبہ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّات پھر ایک سو ایک بار یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَات پھر ایک سو ایک بار یَا حَلَّ الْمُشْکِلَات پھر اسی قدر یَا دَافِعَ الْبَلِیَّات پھر اسی قدر یَا رَافِعَ الدَّرَجَات پھر اسی قدر یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب پھر اسی قدر یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَاب پھر اسی قدر یَا شَافِیَ الْاَمْرَاض پھر اسی قدر یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن پڑھ کر سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ علی عزیزان رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ سیّد امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ خواجگان پیرِ پیراں خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کی ارواحِ پاک کو اس کا ثواب بخش دے پھر دُعا مانگے۔

حلِّ مشکلات

یہ ختم تمام دینی اور دُنیاوی حاجات کے لئے اکسیرِ اعظم ہے اگر روزانہ نہ پڑھا جا سکے تو ایک ہفتہ میں ایک دفعہ سب یارانِ طریقت پڑھ لیا کریں، برکت کا باعث ہو گا۔ جب

کوئی مشکل پیش آئے اس وقت ضرور پڑھے۔ انشاء اللہ تین دن کے بعد حاجات رفع ہو جائے گا۔

یہ ختم حاجت کے لیے تین دن پڑھا جائے اور جو وقت پہلے دن مُعین رکھا ہے وہی وقت رہے گا اور جتنے آدمی پہلے دن شروع میں ہیں وہی آخر دن تک رہیں گے۔ تیسرے دن شیرینی پہ فاتحہ دلا کر اس کے بعد تقسیم کر دی جائے اور ان حضرات خواجگان کے نام فاتحہ میں لیے جائیں گے۔ ان کی ہی فاتحہ دلائی جائے۔ جن کے نام اوپر درج ہیں۔

قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے رہو۔ برادرانِ طریقت سے محبت رکھو۔ ایک دوسرے کے معاون و مددگار رہو۔ اللہ کی یاد میں رہو۔ تمہارے پاس دوسروں کو اللہ کی یاد پیدا ہو اور ذوق شوق دامنگیر ہو۔ بدصحبتوں سے بچو کہ اس سے دُنیا و دین تباہ ہوتا ہے۔ نجاست سے مرد اور عورتیں بچیں تاکہ عذابِ قبر سے حفاظت رہے اللہ تعالیٰ طہارت والوں کو دوست رکھتا ہے۔ ان ہدایات کو مطالعہ میں رکھو اور دوسروں کو سُنا کر آگاہ کرو۔ ان ہدایات پہ عمل کرو گے تو ثمرات برکات مرتب ہوں گے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

شجرۂ طیّبہ

نقشبندیہ مجدّدیہ معصومیہ زکویہ محمودیہ (کلاں)

بخش ہم کو اے خدائے دو جہاں
امن ہر شر سے ہر آفت سے اماں
بہرِ ذاتِ رحمۃٌ لِّلعالمین

دُور رکھ ہم سے غم دُنیا و دیں
از پئے صدّیقِ اکبر باخُدا

رُوحی و جسمی مرض سے دے شفا
بہرِ فاروق اے کریم و اے رحیم

رکھ ہمیں ثابت براہِ مستقیم
بہرِ ذی النّورین اے ربّ العُلیٰ

بند دامِ نفسِ سرکش سے چھڑا
بہرِ زوجِ اطہرِ زوجِ بتول

جو دُعا ہم مانگیں یا ربّ ہو قبول
سیّدالشّباب کا یاربّ طفیل
ہو سدا نیکی کی جانب دل کا میل

حضرت سلمان کا صدقہ اے کریم
ہم پہ غالب ہو نہ شیطانِ رجیم

بہرِ رُوحِ قاسم عارف بحق
دُور کر دل سے غم و درد و قلق

حضرتِ جعفر کا صدقہ اے علیم
کیجیو مسکن میرا دارُالنعیم

حُبِّ ذاتِ پاک خواجہ بایزید
ہو میرے قفلِ مقاصد کی کُلید

یاالٰہی بہرِ خواجہ ابوالحسن
دُور کر ہم سے غم و درد و محن

خواجہ بوُالقاسم کا صدقہ یا الٰہ!
یاد میں تیری رہیں شام و پگاہ

بہرِ خواجہ بوُعلی ربِّ کریم
امّتِ احمد کو دے قلبِ سلیم

خواجہ ہمدان ابویوسف کی رُوح
ہو لطائف کی میری وجہِ فتوح

بہرِ عبدالخالق اے بندہ نواز
ہو ادا ہم سے جو ہے حقِ نماز

خواجہ عارف کا صدقہ یا غفور
رکھ ہمیں ہر حال میں عبدِ شکور

خواجہ محمود کو اے کبریا
رکھ میرا دین دو دنیا میں مقتدا
از پئے خواجہ علی رامیتنی
دور کر ہم سے خدا مادہ منی
خواجہ بابا محمد کا طفیل
تیرے ڈر سے ہوں رواں اشکوں کے سیل
بہرِ حضرتِ خواجہ سید امیر
ذرۂ خاکی ہیں کر بہرِ منیر
بہرِ روحِ پرفتوحِ نقشبند
نعمتِ دارین سے کر بہرہ مند
بہرِ عطار آن علاؤ الدین نام
بہرِ آسائش ملے دارالسلام
از پئے یعقوب چرخی یاقدیر
کر رہا ہم کو کہ ہیں غم کے اسیر
از پئے خواجہ عبید اے ربِ پاک
دردِ دنیا سے نہ ہوں اندوہناک
بہرِ مولانا محمد زاہد اب
ہوں نہ ہم مستوجبِ قہر و غضب
بہرِ درویش محمد یا اللہ
ہوں شریعت سے نہ ہم گم کردہ راہ
یاالٰہی بہرِ حضرت خواجگی
راہ میں تیرے نہ ہو درماندگی

بہرِ خواجہ باقی باللہ یا غنی
دُور رکھیو حُبِّ دُنیائے دُنی
بہرِ شیخ احمد مجدد یا بصیر
نُورِ ذاتی سے رہیں ہم مُستنیر
خازن الرحمت کا صدقہ یا مجید
دے ہمیں گنجِ سعیدی کی کلید
خواجہ معصوم کا صدقہ مدام
رکھ ہمارا پُر مئے وحدت سے جام
یا الٰہی بہرِ شیخ عبد الاحد
کر ہماری مشکلوں میں تُو مدد
بہرِ روحِ اطہرِ خواجہ حنیف
ہم کو کر دُو رحِ مجسّم یا لطیف
از پئے خواجہ محمد راز دان
ذکر میں تیری رہیں ہم تر زبان
از پئے خواجہ محمد مظہری
دین و دُنیا میں ہمیں دے برتری
از پئے خواجہ محمد یا زمان
مبتلا تیرا ہو میرا جسم و جان
بہرِ خواجہ حاجی احمد متقی
میری مت رکھیو کوئی مشکل اڑی
بہرِ خواجہ حضرت حاجی حسین
رکھ ہماری آبرو دے نشأتین
از پئے سید امام یا علی
محوِ نورِ بجست رکھیو یا علی

خواجہ مسعود کے صدقہ میں یارب
اپنے ذکر و فکر میں رکھ روز و شب
از پئے خواجہ محمد رکن دین
عشق تیرا ہو ہمارا دلنشین
از پئے خواجہ محمد محمود شاہ
رنگ دے اپنے رنگ میں ربِّ العلا
از پئے خواجہ زبیر ذی وقار
دو جہاں میں ہو بیڑا پار پروردگار
سب کو اپنا محو ذوق یاد رکھ
دین دنیا میں ہمیشہ شاد رکھ ۔

شجرۂ طیبہ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ رکنویہ محمودیہ

بخش دے یارب محمد مصطفےٰ کے واسطے
حضرتِ صدیق اکبر باخدا کے واسطے
خواجہ سلمان خواجہ قاسم خواجہ جعفر کے طفیل
رحم فرما بایزید راہنما کے واسطے
از پئے محبوب سبحان شاہ خرقاں بوالحسن
بوعلی و خواجہ یوسف مقتدا کے واسطے
پیر برحق عبد خالق خواجہ عارف کے طفیل
خواجہ محمود حبیب کبریا کے واسطے

پیرِ برحق عبدِ خالق خواجہ عارف کے طفیل
خواجہ محمود حبیبِ کبریا کے واسطے

قدوۂ اہلِ صفا خواجہ علی رامیتنی
بابا سماسی کمالِ مقتدا کے واسطے

فخرِ جملہ خواجگاں خواجہ بہاء الدین شاہ
خواجہ یعقوب امام الاولیاء کے واسطے

حامیٔ دینِ متین خواجہ عبید اللہ شاہ
خواجہ زاہد پیرِ برحق پارسا کے واسطے

خواجہ درویش خواجہ امکنگی کے صدقہ میں الٰہ
رحم فرما باقی باللہ باخدا کے واسطے

ابرِ رحمت خواجۂ سرہند احمد کے طفیل
خازن الرحمت سعیدِ باصفا کے واسطے

خواجۂ معصوم اور عبد الاحد محبوبِ حق
شہ حنیفِ راز داں رازِ خدا کے واسطے

از پئے خواجہ محمد راز داں پیرِ ہدیٰ
شہ محمد پیرِ برحق باصفا کے واسطے

از برائے شہ زمان و حاجی احمد متقی
خواجہ حاجی حسین دل رُبا کے واسطے

از برائے حضرتِ سیدِ امامِ باعلی!
فضل کر مسعود دستارِ اولیاء کے واسطے

دے مجھے سوزِ محبت تا مٹے میری خودی
رکن الدین پیرِ برحق پارسا کے واسطے

بندۂ ناچیز کا رکھنا بھرم روزِ جزاء
مرشدی محمد محمود شاہِ اولیاء کے واسطے

راحت محمود کا صدقہ بھی دامن میرا
خیر سے بھر دے زبیرِ باصفا کے واسطے

شجرہ شریف
خاندانِ عالیہ قادریہ علیہ

بخش دے یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے
حضرت مولا علیؓ مشکل کشا کے واسطے
قافلہ سالار اور سبطِ نبی حضرت حسنؓ
سیدالشہداء حسینِ دلربا کے واسطے
دارُوئے امراض زین العابدینؓ باقرؓ امام
جعفرؓ و کاظم علیؓ موسیٰ رضاؓ کے واسطے
خواجہ معروفؒ کرخی اور سرّیؒ سقطی کے طفیل
اور جنیدؒ و خواجہ شبلیؒ رہنما کے واسطے

عبدِ واحدؒ اور یوسفؒ اور قرشی بوالحسنؒ
رحم فرما بو سعیدؒ باصفا کے واسطے

حضرتِ محبوبِ سبحان عبدؒ قادر شاہِ دیں
عبدالرزاقؒ ضمیرِ اولیاء کے واسطے

شاہ شرفؒ الدین و حضرت سید عبدؒ وہاب
شہ بہاؒ والدینؒ عقیل مقتدا کے واسطے

شمسؒ الدین و شہ گدا رحمٰنؒ اول کے طفیل
شمس دینؒ ثانی گدا رحمٰنؒ علا کے واسطے

شہ فضیلؒ و شاہ کمالؒ و شہ سکندرؒ کے طفیل
حضرت احمدؒ مجدد باخدا کے واسطے

خواجہ معصومؒ خواجہ صبغتہؒ اللہ باکمال
اور اسمعیلؒ مذبوحِ خدا کے واسطے

شہ غلام حضرت معصومؒ اور حاجی صفیؒ
عبد باقیؒ اور عطا معصومؒ علا کے واسطے

قطبِ وقت خواجہ معصومؒ ضیاء نورِ حق
رکن دینؒ منظور احمد پارسا کے واسطے

بندۂ ناچیز کا رکھنا بھرم روزِ جزا
مرشدی حضرت محمودؒ شاہِ اولیاء کے واسطے

راحت محمود کا صدقہ بھی دامن میرا
خیر سے بھر دے زبیرِ حق نما کے واسطے

شجرۂ طیبہ

خاندانِ سلسلۂ عالیہ چشتیہ

بخشدے یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے
حضرت مولا علی مشکل کشا کے واسطے
حضرت خواجہ حسن اور عبدِ واحد شاہِ دین
حضرت خواجہ فضیل پارسا کے واسطے
خواجہ ابراہیم اور حضرت حذیفہ کے طفیل
شہ امین الدین اور سیرۂ باصفا کے واسطے
صدقہ ابراہیم دینوری ؓو بواسحاق کا
اور ابو احمد شاہِ دینِ خدا کے واسطے
بو محمد اور شاہ ناصرِ دینِ مبین
قطب دین مودودِ چشتی باخدا کے واسطے
صدقہ حاجی شریف خواجہ عثمان کے طفیل
شہ معین الدین امام الاولیاء کے واسطے
قطب دین و شہ فرید و حضرت مخدوم علی
خواجہ شمس الدین شاہ اتقیاء کے واسطے
شہ جلال الدین و عبد الحق و عارف بُر ضیاء
حضرت شیخ محمد مقتدا کے واسطے
عبدِ قدوس اور حضرت رکن الدین محبوبِ حق
خواجہ عبد الاحد نورِ ہُدیٰ کے واسطے
حضرت احمد مجدد الف ثانی کے طفیل
خواجہ معصوم پیرِ رہنما کے واسطے

از پئے خواجہ محمد صبغۃ اللہ شاہِ دین
خواجہ اسمٰعیل شاہ اصفیاء کے واسطے
شاہ غلام حضرتِ معصوم اور حاجی صفی
عبدِ باقی اور عطا معصوم عُلا کے واسطے
حضرت خواجہ منشیاء معصوم محبوبِ خدا
رکنِ دین منظور احمد پارسا کے واسطے
بندۂ ناچیز کا رکھنا بھرم روزِ جزا
مرشدی حضرت محمود شاہِ اولیاء کے واسطے
راحتِ محمود کا صدقہ بھی دامن میرا
خیر سے بھر دے از بیر حق نما کے واسطے

مناجات

از حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

مُفلِسانیم آمدہ در کوئے تو
شیئاً للہ از جمالِ روئے تو
دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما
آفریں بر دست و بر بازوئے تو

شیئاً للہ چوں گدائے مستمند
المدد خواہم زشاہِ نقشبند

اے نقشبندِ عالم نقشے مرا بے بند
نقشم چناں بے بند کہ گویند نقشبند

المدد یا خواجۂ مشکل کشا
ما ہمہ محتاج تو حاجت روا
شیئاً للہ ایں غریب بے نوا
المدد اے خواجۂ مشکل کشا

شیئاً للہ ایں گدائے دردمند
المدد اے خواجگانِ نقشبند

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذرہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہِ مصطفےٰ پنہاں بگیر

مناجات بدرگاہِ الٰہی

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکل کُشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدارِ حُسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو
یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیاء کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی نورالہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پہ چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین رَبَّنَا کا ساتھ ہو

نعتِ رسول

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نَطَقَ الْحَجَرُ بِجَلَالِہٖ — خَسَفَ الْقَمَرُ بِجَمَالِہٖ
عَجَزَ الْبَشَرُ بِکَمَالِہٖ — صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ
مَلَأَ الْخَلَاءُ بِخَیْرِہٖ — خَرَقَ السَّمَاءُ بِسَیْرِہٖ
مَا سَاعَ ذَالِکَ لِغَیْرِہٖ — صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ!
شَرَقَ الْمَکَانُ بِنُوْرِہٖ — سَرَّ الزَّمَانُ بِسُرُوْرِہٖ
نَسَخَ الْمِلَلُ بِظُہُوْرِہٖ — صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ
کَشَفَ الشُّبَہُ بِبَیَانِہٖ — رَفَعَ الْعُلٰی بِمَکَانِہٖ
اَکْرِمْ بِرِفْعَتِ شَانِہٖ — صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ
فَلْتَھْتَدُوْا بِالْتَبَعِیَّتِہٖ — ثُمَّ اقْتَدُوْا بِطَرِیْقَتِہٖ
فَتَحَقَّقُوْا بِحَقِیْقَتِہٖ — صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طریقہ: ختم خواجگان شریف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ رَحْمَتُہ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن" حسب ذیل طریقہ پر تلاوت فرمائیں

پہلے اصحاب شَجَرَہ شریف کو تین بار سورہ فاتحہ یعنی اَلْحَمْدُ شریف پھر تین (۳) بار سورۃ اخلاص یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تلاوت فرما کر ایصال ثواب کریں پھر اس طرح شروع کریں ۱ سورۃ فاتحہ (اَلْحَمْدُ شریف سات بار ۲ درود شریف ایک سو ایک (۱۰۱) بار درود شریف یہ پڑھا جائے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ۳ سورۃ اَلَمْ نَشْرَح اناسی (۷۹) بار ۴ سورۃ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) بار ۵ سورۃ فاتحہ (اَلْحَمْدُ شریف) سات بار اس کے بعد پھر درود شریف (صَلَّی اللّٰہُ حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ) ایک سو ایک (۱۰۱) بار اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ کے اَسْمَآءِ حُسْنٰی تلاوت کریں۔

یہ ختم شریف دینی اور دنیاوی حاجات کے لئے اکسیر اعظم ہے۔

اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو کم از کم ہفتہ وار (جمعرات یا جمعہ) کو سب احباب طریقت مل کر پڑھ لیا کریں جو باعث برکت ہوگا نیز جب کبھی کوئی سخت مشکل پیش آجائے تو اس ختم شریف کو ضرور پڑھے اِنْشَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ تین (۳) یوم میں مشکل (حاجات) رفع حل ہو جائے گی۔ بعد ختم شریف شَجَرَہ طَیِّبَہ ضرور تلاوت کریں اور دعاء مانگیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ختم خواجگان شریف سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

(رحمتہ اللہ علیہم اجمعین)

۱: یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ
۱۰۰ مرتبہ

۲: یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ
۱۰۰ مرتبہ

۳: یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ
۱۰۰ مرتبہ

۴: یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ
۱۰۰ مرتبہ

۵: یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ
۱۰۰ مرتبہ

۶: یَا شَافِعَ الْاَمْرَاضِ
۱۰۰ مرتبہ

۷: یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ
۱۰۰ مرتبہ

۸: یَا مُنَزِّلَ الْبَرَکَاتِ
۱۰۰ مرتبہ

۹: یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ
۱۰۰ مرتبہ

۱۰: یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ
۱۰۰ مرتبہ

۱۱: یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَ الْاَبْصَارِ
۱۰۰ مرتبہ

۱۲: یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ
۱۰۰ مرتبہ

۱۳: یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ
۱۰۰ مرتبہ

۱۴: یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ
۱۰۰ مرتبہ

۱۵: یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
۱۰۰ مرتبہ

۱۶: درود شریف
۱۰۰ مرتبہ

يَا بَاقِيْ اَنْتَ الْبَاقِيْ	درود شریف
۵۰۰ مرتبہ	۱۰۰ مرتبہ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

۵۰۰ مرتبہ

درود شریف	يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ
۱۰۰ مرتبہ	۵۰۰ مرتبہ
درود شریف	لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ
۱۰۰ مرتبہ	۵۰۰ مرتبہ
درود شریف	حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ
۱۰۰ مرتبہ	۵۰۰ مرتبہ
درود شریف	اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ
۱۰۰ مرتبہ	۵۰۰ مرتبہ
درود شریف	
۱۰۰ مرتبہ	بعدہٗ دعا کریں

ختم شریف پڑھ کر سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ علی عزیزاں رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد امیر کلاں رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ خواجگان پیر پیراں خواجہ بہاءالدّین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ خواجہ ابومنصور ماتریدی رحمتہ اللہ علیہ وجملہ خواجگانِ نقشبندیہ مجدّدیہ کی رُوحِ پاک کو ایصالِ ثواب بخشدیں۔ پھر دُعا کریں۔

بزرگانِ دین اولیائے کاملین کا ارشادِ گرامی ہے کہ زمانہ قربِ قیامت میں دو وظیفے بہت ضروری ہیں تاکہ فتنوں اور آفات سے محفوظ رہ کر نجات حاصل ہو جائے

۱: نبی کریم رؤف الرّحیم صلّی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں ہدیۂ درود وسلام پیش کرتے رہنا۔

۲: توبہ اور استغفار کرتے رہنا۔ رسولِ اکرم نورِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سیّدالاستغفار پڑھتے رہا کرو جو صبح کو پڑھے گا اور شام سے پہلے موت آجائے تو وہ جنّتی ہوگا اور جو رات کو پڑھے اور صبح سے پہلے مرجائے تو جنّتی ہوگا۔

سیّدالاستغفار

۱: درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

۲: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ط

درود شریف خضریہ

۱: صلوٰۃ خضریہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

صلوٰۃ نقشبندیہ

۲: درود شریف

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
نِبْرَاسِ الْاَنْبِیَآءِ وَنِبْرَاسِ الْاَوْلِیَآءِ وَزِبْرِقَانِ
الْاَصْفِیَآءِ وَلَوْحِ الثَّقَلَیْنِ وَضِیَاءِ الْخَافِقَیْنِ

صلوٰۃ غوثیہ

۳: درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

صلوٰۃ چشتیہ

۴: درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ
ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ ؕ

صلوٰۃ شفاء

۵: درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ

وَدَوَآئِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ
الْاَبْصَارِ وَضِيَآئِهَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

دُرودِ شریف

۶: صَلوٰۃِ حَلِّ الْمُشْکِلَاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَ
تِرْیَاقِ الْاَغْیَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْیَسَارِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ
الْاَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَاَفْضَالِهٖ

(۱۰۰ مرتبہ) بعد نمازِ عشاء

۷:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ
ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ

(۳۱۳ مرتبہ) بعد نمازِ عشاء

عہد نامہ

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ؕ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْهَدُ اِلَیْكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّكَ تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبُنِیْ
مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدُنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَكَ
عَهْدًا تُوَفِّیْنِیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ؕ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ بِرَحْمَتِكَ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

سلام بحضور کونین سیدنا محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت غلام مصطفیٰ صاحب عشقی رحمۃ اللہ علیہ

یا شفیع الوریٰ سلام علیک ‖ یا نبی الہدیٰ سلام علیک

خاتم الانبیاء سلام علیک ‖ سید الاصفیاء سلام علیک

احمدٌ لیس مثلک احدٌ ‖ مرحبا مرحبا سلام علیک

واجبٌ حبک علی المخلوق ‖ یا حبیب العلیٰ سلام علیک

اعظم الخلق اشرف الشرفا ‖ افضل الاذکیا سلام علیک

کشفت منک ظلمت الظلم ‖ انت بدر الدجیٰ سلام علیک

طالعٌ منک کوکب العرفان ‖ انت شمس الضحیٰ سلام علیک

مہبط الوحی منزل القرآن ‖ صاحب الاصفیا سلام علیک

انک مقصدی وملجائی ‖ انک مدعا سلام علیک

مطلبی یا حبیب لیس سواک ‖ انت مطلوبنا سلام علیک

سیدی یا حبیبی مولائی ‖ لک روحی فدا سلام علیک

ہٰذا قول غلامک عشقی

منہ یا مصطفیٰ سلام علیک